سورة الاعراف

آيات ١٠٩ - ١٢٦

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ
فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ اَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ
سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَ جَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ
نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِىَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ
﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْيُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ
اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ اُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾
قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ
لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾
لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ

قَالَ الْمَلَاُ - کہا سرداروں نے

مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ - فرعون کی قوم میں سے

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ - بیشک یہ یقیناً ایک علم والا جادو گر ہے

سَاحِر - جادو گر

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ - وہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ تم کو نکال دے

أرادَ يُرِيدُ ، إرادَةً - ارادہ کرنا (IV)

مِّنْ اَرْضِكُمْ - تمہاری زمین سے

فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ - (فرعون نے پوچھا) پھر کیا مشورہ دیتے ہو تم

أَمَرَ يأْمُرُ ، أَمْرًا
حکم دینا، مشورہ دینا

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ - انہوں نے کہا تو مہلت دے اس کو اور اس کے بھائی کو

أَرْجَى يُرْجِي ، إرْجَاءً - مہلت/ڈھیل دینا

أَرْجِهْ اصل میں أَرْجِئْهُ تھا، ہمزہ کو حذف کرکے ھا کو ساکن کردیا گیا

وَاَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ - اور تو بھیج شہروں میں

مَدَائِن - مَدِينة کی جمع (شہر)

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَ جَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

حٰشِرِيْنَ - جمع کرنے والوں کو

حَاشِر - اکٹھا/جمع کرنے والا

يَاْتُوْكَ - وہ لوگ لے آئیں گے تیرے پاس

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانًا - آنا/لے آنا
(کسی دوسرے کام کے نتیجے میں آنا)

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ - ہر ایک جاننے والے جادوگر کو

جَاءَ يَجِيْءُ ، مَجِيْئاً - آنا
(آنے کا عمل واقع ہو چکا ہو)

وَ جَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ - اور آگئے جادوگر فرعون کے پاس

قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا - انہوں نے کہا بیشک ہمارے لیے کوئی اجرت ہو گی؟

اِنْ كُنَّا - اگر ہم ہوئے

نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ - ہم غلبہ پانے والے

قَالَ نَعَمْ - اس نے کہا ہاں

وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ - اور بیشک تم لوگ ہو گے قریب کیے ہوئے (مقربین)

قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٩﴾ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿١١٠﴾
قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿١١١﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ
قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١١٤﴾

اس پر فرعون کی قوم کے سرداروں نے آپس میں کہا کہ "یقیناً یہ شخص بڑا ماہر جادو گر ہے، تمہیں تمہاری زمین سے بے دخل کرنا چاہتا ہے، اب کہو کیا کہتے ہو؟" پھر اُن سب نے فرعون کو مشورہ دیا کہ اسے اور اس کے بھائی کو انتظار میں رکھیے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیجیے، جو تمام ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لے آئیں، اور جادوگر فرعون کے پاس آئے تو کہا اگر ہم غالب آئے تو ہمیں کچھ صلہ بھی ملے گا، فرعون نے کہا: ہاں اور یقیناً تم شامل ہو جاؤ گے مقربین میں

The elders of Pharaoh's people said: 'Surely this man is a skilful magician, who seeks to drive you out from your land. What would you have us do? Then they advised Pharaoh: 'Put off Moses and his brother for a while, and send forth heralds to your cities, to summon every skilful magician to your presence. And the magicians came to Pharaoh and said: 'Shall we have a reward if we win? Pharaoh replied: 'Certainly, and you shall be among those who are near to me.

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾

موسیٰ علیہ السلام کے معجزات - فرعون کی حاکمیت کو ایک چیلنج

- فرعون کے مطالبے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا اور یدِ بیضا کے دو معجزے پیش کر دیئے، عصا ڈالنے پر وہ ایک عظیم اژدہا بن گیا اور ہاتھ جیب/بغل سے نکالنے پر وہ روشن ہو کر چمکنے لگا
- اس پر فرعون نے ان معجزات کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے ایک سیاسی چال چلی اور وہاں موجود لوگوں سے کہا کہ موسیٰ بڑا ماہر جادو گر ہے اور جادو کے زور سے یہ کرتب کیے ہیں اور اس کا مقصد اس حکومت پر قبضہ کرنا ہے اور تمہیں اس سرزمین سے باہر نکال کرنا ہے (اور یہاں پر ایک سیاسی، معاشی اور تمدنی انقلاب لانا چاہتا ہے)
- سوال پیدا ہوتا ہے کہ فرعون نے ایسا کیوں کہا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہ اس کے تخت و تاج کے خلاف کوئی بات کی، نہ سرزمین سے بے دخلی کا مطالبہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو صرف یہ فرمایا کہ میں رب العالمین کا رسول ہوں، تم بنی اسرائیل کو اپنی غلامی کی قید و بند سے آزاد کر دو بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو خود فرعون کی سرزمین سے نکلنا چاہتے تھے۔
- فرعون کی حاکمیت اعلیٰ اس تصور پر قائم تھی کہ وہ یہ حق سورج دیوتا کا مظہر ہونے کی بنیاد پر رکھتا ہے۔ موسیٰؑ نے جب یہ معجزہ دکھایا اعلان کیا کہ رب العالمین کا نمائندہ میں ہوں تو سلطنت فرعون کی قانونی حیثیت ختم ہو جاتی ہے ۔ لہٰذا موسیٰ علیہ السلام کا اعلان فرعون کا تختہ الٹنے کے اعلان کے مترادف تھا۔ اس کی سلطنت کے غیر قانونی ہونے کا اعلان تھا۔ اس کے اقتدار کا ظالمانہ ہونے کا انکشاف تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کا رب، رب العالمین ہے تو حکم اس کا چلے گا ، اطاعت اس کی ہو گی اور شریعت اس کی نافذ ہو گی۔ فرعون کی حکومت و سلطنت پر خط بطلان کھنچے گا

يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَ جَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

موسیٰ علیہ السلام کے معجزات - فرعون کی حاکمیت کو ایک چیلنج

- فرعون کا اپنے بیانیئے کے دفاع اور موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی اثرپزیری اور ان کے عام لوگوں پر اثرات کو زائل کرنے کے لیے اس نے ضروری سمجھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی معجزات کا مقابلہ کرکے یہ ثابت کیا جائے کہ اس قسم کی شعبدہ بازیاں تو جادو گر بھی دکھا سکتے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی کی حیثیت بھی اس سے بڑھ کر نہیں ، اور یہ رسول اور رب العالمین والی باتیں بے سروپا ہیں ، یہ چونکہ بنی اسرائیل (غیر مصری قوم) سے تعلق رکھتا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ مصر پر قبضہ کرلیں اور ہمیں یہاں سے بید خل کر دیں
- یہ حق اور باطل کے معاملے میں پوری انسانی تاریخ کا پرتو بھی ہے (حق کی دعوت کے مقابل باطل کا ردِ عمل)
- تاریخ کی اسی شہادت کی بنا پر ورقہ بن نوفل نے ابتدائے نبوت میں آپ ﷺ سے کہا کہ اگر تم نے اس دعوت کو جاری رکھا تو عرب و عجم تمہارے ساتھ برسرپیکار ہو جائیں گے۔ (انہیں یہ معلوم تھا کہ ایک سرزمین پر کلمہ طیبہ کی شہادت اور پھر غیر اللہ کی اور خلاف شریعت حکمرانی قائم نہیں ہو سکتی — ان میں کشمکش ناگزیر ہے)
- اس کے لیے اس نے پورے ملک سے ماہر جادو گر اکٹھے کرلیے تاکہ موسیٰ علیہ السلام دعوت و گفتگو کا توڑ کیا جاسکے
- اس موقع پر جادو گروں نے ایک التجا کی بلکہ اپنی آرزو کا اظہار کیا جس سے ان کی ذہنی سطح اور اخلاقی پستی کا اندازہ ہوتا ہے۔ فرعون اور آل فرعون کے سامنے ملکی بقا کا سوال ہے کہ موسیٰؑ نے ان کی سلطنت، اور فرعون کی حاکمیت کو چیلنج کیا ہے اور یہ جادو گر کچھ انعام واکرام کی بھیک مانگ رہے ہیں تو فرعون نے انہیں کہیں زیادہ دینے کا وعدہ کیا

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى - انہوں (جادوگروں نے) کہا اے موسیٰ

اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ - یا تو یہ کہ تو ڈالے

أَلْقَى يُلْقِي ، إِلْقاءً - ڈالنا (کسی چیز کو یوں ڈالنا، پھینکنا یا رکھنا کہ وہ دوسروں کو نظر آئے) (۱۷)

وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ - اور یا پھر یہ کہ ہم ہوں

نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ - کہ ہم ہی ڈالنے والے ہوں

مُلْقٍ - ڈالنے والا (مُلْقِيْنَ جمع)

قَالَ اَلْقُوْا - انہوں (موسیٰ) نے کہا تم لوگ ڈالو

أَلْقُوْا - (امر)

فَلَمَّآ اَلْقَوْا - پھر جب انہوں نے پھینکا

أَلْقَوْا - (ماضی)

سَحَرُوْٓا - تو انہوں نے جادو کردیا

اَعْيُنَ النَّاسِ - لوگوں کی آنکھوں پر

اَعْيُنَ - عَيْنٌ کی جمع

وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ - اور ان کو خوفزدہ کر دیا (ر ھ ب)

اِسْتَرْهَبَ يَسْتَرْهِبُ ، اِسْتِرْهَابًا - ڈر طلب کرنا، ڈرانا، خوفزدہ کرنا (x)

راہِب، رہبانیت، رُہبان

وَجَآءُوْ - اور وہ لائے

بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ - ایک عظیم جادو

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى - اور ہم نے وحی کیا موسیٰ کی طرف

اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ - کہ تو ڈال اپنا عصا

فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ - پھر جب ہی وہ نگلنے (تلف کرنے) لگا

(ل ق ف)

لَقِفَ يَلْقَفُ ، لَقْفًا کسی چیز کو جلدی جلدی لینا (نگلنا)

مَا يَاْفِكُوْنَ - اس کو جو وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے

أفَكَ يَأفِكُ ، أفْكًا و إفْكًا جھوٹ گھڑنا

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْيُنَ
النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ
مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ ۚ

پھر اُنہوں نے موسیٰؑ سے کہا "تم پھینکتے ہو یا ہم پھینکیں؟ موسیٰؑ نے جواب دیا "تم ہی پھینکو" انہوں نے جو اپنے آنچھر پھینکے تو نگاہوں کو مسحور اور دلوں کو خوف زدہ کر دیا اور بڑا ہی زبردست جادو بنا لائے، ہم نے موسیٰؑ کو اشارہ کیا کہ پھینک اپنا عصا اس کا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں وہ اُن کے اس جھوٹے طلسم کو نگلتا چلا گیا

Then they said: '0 Moses, will you [first] throw your rod, or shall we throw? Moses said: 'You throw.' So when they threw [their rods], they enchanted the eyes of the people, and struck them with awe, and produced a mighty sorcery.

Then We directed Moses: 'Now you throw your rod.' And lo! it swallowed up all their false devices.

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ﴿۱۱۷﴾

رزمِ حق و باطل کا پہلا معرکہ

- مقررہ تاریخ جو ان کی عید کا دن تھا ایک کھلے میدان میں اس مقابلے کا اہتمام کیا گیا جس میں ایک طرف فرعون اپنے اعیان سلطنت کے ساتھ جلوہ افروز، اس کی مسلح افواج کے دستے فرعون کی قوت واقتدار کی نمائش کے اظہار کے لیے صف بند، مخلوقِ خدا تماشا بین، ہزاروں جادو گر اپنے جنتر منتر لے کر حاضر اور تیار، دوسری طرف موسیٰ وہارون (علیہما السلام)۔ تنہا سرِ بازار
- جادوں گروں نے موسیٰؑ سے کہا کہ تم ابتدا کرتے ہو یا ہم کریں؟ موسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول، ان کو اللہ پر پورا اعتماد، نفس کے اندر پورا یقین واطمینان، آپ نے لاپرواہی سے جواب دیا، تم پھینکو۔
- جادو گروں نے موسیٰ (علیہ السلام) کے معجزے کے مشابہ، جادو کا بندوبست کیا تھا (تاکہ عصا کے معجزے کی بے وقعتی ثابت کی جاسکے)، انہوں نے وہ تمام ہزاروں رسیاں (اور لاٹھیاں) ڈال دیں جو سانپ دکھائی دینے لگیں
- جیسے ہی موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پھینکا اور وہ اژدھا بن کر سامنے آیا تو دیکھنے والے یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ سب کچھ نگل گیا جو وہ دیکھ رہے تھے۔۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہزاروں نظر آنے والے سانپ اور رسیاں نگل گیا، وہ دراصل اس سارے طلسم کو نگل گیا جو جادو گروں نے بنایا تھا۔ یہ عصا والا اژدہا جدھر جدھر گیا وہاں سے جادو کا وہ اثر کافور ہوتا چلا گیا جس کی بدولت لاٹھیاں اور رسیاں سانپوں کی طرح لہراتی نظر آتی تھیں، اور اس کی ایک ہی گردش میں جادو گروں کی ہر لاٹھی، لاٹھی اور ہر رسی، رسی بن کر رہ گئی

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

فَوَقَعَ الْحَقُّ - پس واقع (ثابت) ہوا حق

وَقَعَ يَقَعُ ، وُقُوعًا - واقع ہونا، ثابت ہونا

وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - اور باطل ہوا وہ جو وہ لوگ کر رہے تھے

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ - پس وہ مغلوب ہوئے وہیں

هُنَالِكَ - وہاں (ظرف زمان و مکان
space/Time adverb

وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ -اور وہ پلٹے حقیر ہوتے ہوئے

اِنْقَلَبَ - لوٹنا (IV)

صَاغِر بے عزت، ذلیل

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ - ڈال (گرا) دیئے گئے جادو گر

سَّحَرَةُ - سَاحِر کی جمع (جادو گر)

مجہول کا صیغہ ان کے جذبہ تعظیم واکرام سے مغلوبیت کے اظہار کے لیے ہے

سٰجِدِيْنَ - سجدہ کرنے والوں کی حالت میں

قَالُوْٓا اٰمَنَّا - انہوں نے کہا ہم ایمان لائے

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - تمام جہانوں کے رب پر

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ - جو ہارون اور موسیٰ کا رب ہے

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِيَ
السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾

اس طرح جو حق تھا وہ حق ثابت ہوا اور جو کچھ اُنہوں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا، فرعون اور اس کے ساتھی میدان مقابلہ میں مغلوب ہوئے اور (فتح مند ہونے کے بجائے) الٹے ذلیل ہو گئے۔ اور جادو گروں کا حال یہ ہوا کہ گویا کسی چیز نے (اندر سے) انہیں سجدے میں گرا دیا، کہنے لگے "ہم نے مان لیا رب العالمین کو، جو رب ہے موسیٰ کا اور ہارون کا۔

Thus was the truth established, and their doings proved in vain.
Pharaoh and his men were defeated and put to shame,
and the magicians flung themselves prostrate,
saying: 'We believe in the Lord of the universe,
the Lord of Moses and Aaron.

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾

احقاقِ حق وابطالِ باطل

- جو انقلاب حال رونما ہوا اُس نے صورتِ حال یکسر بدل دی، فرعون کی فوجیں، اس کے اعیان سلطنت اور عوام الناس جنہوں نے معرکے کے ابتدا میں اپنے پر جوش نعروں سے آسمان سر پہ اٹھا رکھا تھا، اس سب کے نعروں پر اوس پڑ گئی، پہلے ایک سناٹا طاری ہوا پھر تنی ہوئی گردنیں جھکنے لگیں۔ ہر ایک نے نہایت ندامت اور شرمندگی محسوس کی اور دل اس بات کا اقرار کرنے لگے کہ واقعی حق وہی ہے جسے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون (علیہما السلام) پیش کر رہے ہیں ان کے ہاتھ میں عصا کی صورت میں اللہ کی تائید و نصرت کا ایک نشان اور اللہ کی جانب سے سند ماموریت ہے جس کو یہ لوگ جادو کا کرشمہ سمجھ رہے تھے۔ اس طرح اس پورے ماحول اور دلوں کی گہرائیوں میں حق غالب آگیا اور ان کی ساری کاوشیں باطل اور برباد ہو کر رہ گئیں
- اس وقت کی صورتحال (بہ زبانِ حال) اعلان کر رہی تھی کہ کس حد تک عبرت کا مقام ہے کہ اپنے آپ کو رب الاعلیٰ کہلانے والا کس ذلت سے دوچار ہو رہا ہے۔ وہ دو بے نوا فقیروں کے سامنے سر جھکائے بیٹھا ہے اور اس کی فوجیں جن کی شجاعت کی دھاک پوری دنیا میں بیٹھی ہوئی تھی وہ نہایت سراسیمگی کی حالت میں کھڑی ہیں۔ اس طرح یہ پورا مجمع ذلت اور رسوائی کی تصویر بن کر رہ گیا
- اس معجزے کے حقیقت منکشف ہونے پر اتنے متاثر و مرعوب ہوئے کہ بے تحاشا سجدے میں گر پڑے، انھیں یقین ہو گیا کہ یہ جادوگری نہیں بلکہ معجزہ ہے کیونکہ سحر اور معجزے میں امتیاز ایک جادوگر سے بڑھ کر کسے ہو سکتا ہے۔ انھوں نے اعلان کر دیا کہ ہم اس رب العالمین پر ایمان لانے کا اقرار کرتے ہیں جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ

قَالَ فِرْعَوْنُ - کہا فرعون نے

اٰمَنْتُمْ بِهٖ - تم لوگ ایمان لے آئے اس پر

قَبْلَ اَنْ - اس کے پہلے کہ

اٰذَنَ لَكُمْ - میں اجازت دیتا تم کو

أَذِنَ يَأْذَنُ ، أَذَنًا - اجازت دینا

أَذَّنَ يُؤَذِّنُ ، تَأْذِيْنًا - پکارنا، اعلان کرنا، اذان دینا (II)

اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ - بیشک یہ یقیناً ایک چال ہے

مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ - تم لوگوں نے تدبیر کی جس کی اس شہر میں

یہاں "مدینہ" سے مراد صرف شہر مصر نہیں بلکہ پورا مصر ملک ہے۔

لِتُخْرِجُوْا - تاکہ تم لوگ نکالو

مِنْهَآ اَهْلَهَا - اس (شہر) سے اس کے رہنے والوں کو

فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَ اَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۔ تو عنقریب تم لوگ جان لوگے

لَاُقَطِّعَنَّ ۔ میں لازماً کاٹوں گا

قَطَّعَ يُقَطِّعُ ، تقْطِيْعًا ۔ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا

(قَطَعَ يَقطَعُ ، قَطْعًا ۔ کاٹنا)

اَيۡدِيَكُمۡ وَ اَرۡجُلَكُمۡ ۔ تمہارے ہاتھوں کو اور تمہارے پاؤں کو

اَرْجُل ۔ رِجْل کی جمع (پاؤں)

مِّنۡ خِلَافٍ ۔ مخالف (طرف) سے

خِلَاف ضد، مخالف/الٹی سمت

ثُمَّ ۔ پھر

لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ ۔ میں لازماً سولی چڑھاؤں گا تم کو

صَلَّبَ يُصَلِّبُ ، تَصْلِيْبًا سولی چڑھانا (II)

اَجۡمَعِيۡنَ ۔ سب کے سب کو

قَالَ فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكۡرٌ مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ
اَهۡلَهَا ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾
لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

فرعون نے کہا "تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟ یقیناً یہ کوئی خفیہ سازش تھی جو تم لوگوں نے اس دارالسلطنت میں کی تاکہ اس کے مالکوں کو اقتدار سے بے دخل کردو اچھا تو اس کا نتیجہ اب تمہیں معلوم ہوا جاتا ہے میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹوا دوں گا اور اس کے بعد تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا"

Pharaoh said: 'What! Do you believe before you have my permission? Surely this is a plot you have contrived to drive out the rulers from the capital. So you shall see.
I shall cut off your hands and feet on the opposite sides, and then crucify you all.'

محمد اقبال

قَالَ فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ‌ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكۡرٌ مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ اَهۡلَهَا‌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

فرعون کی ایک اور چال

- پیش آمدہ صورتحال فرعون اور اس کے بیانیئے کی شکست تھی لہٰذا اس نے فوراً پینترا بدلا اور سخت جھنجھلاہٹ کے عالم میں کہا کہ یہ ایک بہت بڑی سازش تھی جو موسیٰ نے جادوگروں سے مل کر بنائی، تاکہ وہ اس طرح نکال باہر کرے اس ملک سے اس کے اصل باشندوں کو۔
- انھوں نے پہلے سے آپس میں یہ مشورت کر رکھی تھی کہ ہم عین موقع پر اپنی شکست مان کر اپنے ایمان کا اعلان کردیں گے جس سے موسیٰ کی دھاک سب پر بیٹھ جائے گی اور اس طرح ہم موجودہ برسر اقتدار گروہ کا اقتدار ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔
- چنانچہ اس نے ان پر سازش اور بغاوت کا الزام لگا کر ان کے لیے اس سزا کا بھی اعلان کردیا جو ریاست کے باغیوں کے لیے ملک کے قانون میں موجود تھی، یعنی پہلے ان کے ہاتھ پاؤں بے ترتیب کاٹے جائیں پھر برسر عام سولی دی جائے
- فرعون کی بات سے عیاں ہے کہ وہ لوگوں کیلئے دین وآئین کے انتخاب کے سلسلہ میں اپنی اجازت حاصل کرنا ضروری سمجھتا تھا اور اجازت دینے کا حق اپنے سے مختص سمجھتا تھا (یہ استعمار واستبداد کی بدترین مثال ہے)

استعماری قوتیں صرف سیاسی اقتصادی اور اجتماعی استعمار پر اکتفا نہیں کرتیں بلکہ وہ سوچنے سمجھنے یہاں تک کہ کسی نظریہ کو اپنانے کا حق بھی ان سے چھن لیتی ہیں (اور یہ سب کچھ کیا ہے جدید مغربی استعماری طاقتوں نے)

- یہ کام اب جدید سرمادارانہ استعمار ٹی وی، اخبارات، اور سوشل میڈیا کو کنٹرول کرکے انجام دے رہا ہے

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾

قَالُوْٓا اِنَّآ - انہوں نے کہا بیشک ہم

اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ - اپنے رب کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں

مُنْقَلِب - پلٹنے والا

وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّآ - اور تو انتقام نہیں لیتا ہم سے

نَقَمَ يَنْقِمُ ، نَقْمًا - انتقام لینا، سزا دینا (زبان سے یا عمل اور سزا کے ذریعے کسی شے کا انکار کرنا)

اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا - سوائے اس کے کہ ہم ایمان لائے

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا - اپنے رب کی نشانیوں پر

لَمَّا جَآءَتْنَا - جب وہ آئیں ہمارے پاس

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا - اے ہمارے پروردگار تو انڈیل دے ہم پر صبر

(ف ر غ) أَفرَغَ يُفْرِغُ ، إِفْرَاغًا - کسی برتن کا پانی گرا کر برتن کو خالی کرنا، اُنڈیلنا (IV)

وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ - اور تو موت دے ہم کو اس حال میں کہ ہم فرماں بردار ہوں

قَالُوٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾ۚ وَمَا تَنۡقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتۡنَا ؕ
رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾ ع

انہوں نے جواب دیا " بہر حال ہمیں پلٹنا اپنے رب ہی کی طرف ہے
تو جس بات پر ہم سے انتقام لینا چاہتا ہے وہ اِس کے سوا کچھ نہیں کہ ہمارے رب کی
نشانیاں جب ہمارے سامنے آ گئیں تو ہم نے انہیں مان لیا اے رب، ہم پر صبر کا
فیضان فرما اور ہمیں دنیا سے اٹھا تو اِس حال میں کہ ہم تیرے فرماں بردار ہوں

They replied: 'We shall surely return to our Lord.
Will you punish us just because we believed in the signs of our Lord when they came to us? Our Lord! Shower us with perseverance and cause us to die as those who have submitted [to You].

محمد اقبال

قَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

ایمان کا ثمر (سوچ و فکر، انسانی شخصیت اور روح میں حقیقی انقلاب)

- جادوگروں پر حق منکشف ہونے سے حاصل ہونے والی یقین کی پختگی اور گہرائی کا خاص طور پر ذکر۔ ایک، ظالم جابر اور مطلق العنان بادشاہ کی اتنی بڑی دھمکی ان کے پائے استقامت میں ذرا بھی لرزش پیدا نہ کر سکی۔ ان کے اس جواب کے ایک ایک لفظ سے نہ صرف ان کے دل کا اطمینان جھلکتا اور چھلکتا ہوا محسوس ہو رہا ہے بلکہ قرآنِ مجید کے اس مقام پر پہنچ کر پڑھنے والے کا دل بھی ایمان کی حرارت اور حلاوت سے بھر جاتا ہے
- کچھ ہی دیر قبل حقیر سے دنیاوی انعامات کی التجا کرنے والے جادوگروں کا دل جب ایمان کے نور سے منور ہوا ان کے باطن کا ہر گوشہ اس طرح جگمگا اٹھا ہے کہ جیسے تاریکی کی کوئی پرچھائیں ان کے دلوں پر کبھی پڑی ہی نہیں تھی اور یہ گوشت پوست کے بنے ہوئے انسان نہیں بلکہ یہ عزیمت و استقامت کے پہاڑ اور پاکیزگی و قدوسیت کے پیکر ہیں
- انھوں نے اس کے جواب میں فرمایا کہ کچھ غم نہیں، اگر تم نے ہمارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی دے دی تو ہم کہیں اور نہیں جائیں گے، اپنے رب ہی کے پاس جائیں گے اور جب تیرا سارا غضب ہمارے اوپر اس جرم میں ہے کہ ہم ایمان لے آئے اپنے رب کی آیات پر، جب کہ وہ ہمارے پاس آئیں، جو کچھ تو کر سکتا ہے وہ کر گزر
- انھوں نے فرعون کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا اور خدا کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہو کر اس سے صبر و استقامت کی التجا کی، کیونکہ انھیں معلوم تھا کہ بغیر خدا کی تائید و توفیق کے ان میں اتنی سخت دھمکیوں اور سزاؤں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے، لہٰذا انھوں نے کہا: خدایا! صبر کا پیمانہ ہمارے اوپر انڈیل دے اور ہمارے اخلاص و ایمان کو آخری لمحات زندگی تک باقی رکھ چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود جاں چوں دیگر شد جہاں دیگر شود

اضافی مواد

Reference Material

قصہ فرعون اور موسیٰ علیہ السلام (آیات ۱۰۹ - ۱۲۹) - اسباق و رموز

- فرعون کی قوم کے سردار فرعون کے اقتدار کو برقرار رکھنے اور اسے بچانے کے لیے انتہائی مستعد اور کمربستہ ۔ کسی معاشرے کے اشرافیہ اور مراعات یافتہ طبقہ اُن حالات (Status Quo) کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور کسی تبدیلی کے خلاف بھرپور مزاحمت کرتے ہیں
- موسیٰ علیہ السلام پر جادو گری کی تہمت ۔ حق کو ہر دور میں انتہائی گھٹیا الزامات کا سامنا کرنا پڑا ہے ۔ (اہل مکہ نے بھی نبی اکرم ﷺ پر ساحر، کہانت، شاعر اور مجنون کے الزامات لگائے)، ان الزامات کا مقصد لوگوں کو پیغامِ حق سے برگشتہ اور بدگماں کرنا ہوتا ہے
- موسیٰ علیہ السلام پر یہ الزام بھی کہ وہ موجودہ حکومت کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور اپنی (بنی اسرائیل کی) حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں - فرعون اور اس کے درباری، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے قوت پکڑنے اور اپنی حکومت اور سرزمین کے ہاتھ سے جانے سے خوفزدہ تھے - استعماری اور استحصالی طاقتیں لوگوں میں خوف کی نفسیات کو پروان چڑھاتی ہیں تاکہ لوگ انہی کو نجات دہندہ سمجھیں
- فرعون اور اس کے درباریوں نے موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو اپنی حکومت کے لیے ایک خطرہ قرار دیا اور اسے مقامی مصریوں (قبطیوں) اور مصر میں آکر آباد ہو جانے والے بنی اسرائیل کے تنازعہ کے طور پر پیش کیا۔ حق کے مقابل حق گریز قوتیں قومیت (نیشنلزم)، عصبیت، لسانیت، اور وطنیت کی طرف دعوت دیتی ہیں اور انہی منفی محرکات کو انگیخت کرکے لوگوں کے جذبات سے فائدہ اٹھا کر حق دبانے کی کوشش کرتی ہیں، یہ حربہ قدیم زمانوں سے لیکر آج اکیسویں صدی تک مسلسل روبہ عمل چلا آرہا ہے

قصہ فرعون اور موسیٰ علیہ السلام (آیات ۱۰۹ - ۱۲۹) - اسباق ورموز

- جادوگروں کا فرعون سے کچھ انعامات کی بھیک اگر وہ کامیاب ہو جائیں ۔ کوئی بڑا مقصد اگر سامنے نہ ہو زندگی انہی چھوٹے چھوٹے دائروں میں گھوم کو اختتام پزیر ہو جاتی ہے

بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جُوئے کم آب   آزادی میں بحرِ بیکراں ہے زندگی

- فرعون کا جادو گروں کو مقربین میں شامل کرنے کا وعدہ ۔ ظالم حکمرانوں کا حق کے خلاف جنگ کرنے والے پیشہ وروں (علماءِ سو و دیگر ماہرینِ علوم) کو اپنی بارگاہ میں مقرب بنانے کی حد تک احترام کرنا
- جادوگروں کی لاٹھیاں اور رسیاں سانپ بن کر نظر آنے لگیں ۔ جادو گروں کے جادو کی حقیقت، نظر بندی اور اشیاء کو ان کی اصلّیت کے خلاف ظاہر کرنے کے سوا کچھ نہ تھی
- موسیٰ ؑ کا عصا ڈالنے سے اژدہا بن جانا، جس نے جادوں گروں کے بنائے سارے طلسم کو ختم کر دیا - جادو، معجزے کے مقابلے میں ایک ناپائیدار چیز ہے ۔ حق کا اثبات اور باطل کا ابطال

انبیاء علیہ السلام کے معجزات، ان کی حقانیت کو ثابت کرنے اور مخالفین دین کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لیے ہوتے ہیں

- معجزے کی حقیقت کو دیکھتے ہوئے جادوں گروں کا ایمان لے آنا ۔ حق کو پہچان کر اور اللہ تعالیٰ کی عظیم آیات کا مشاہدہ کر لینے پر اظہار عبودیت اللہ کے مقربین کا عمل ۔ اللہ کی عظمت کی طرف توجہ پیدا کرنے پر سزاوار ہے کہ انسان اس کے سامنے عجز اور فروتنی کا اظہار کرتے ہوئے سر تعظیم خم کرے

قصہ فرعون اور موسیٰ علیہ السلام (آیات ۱۰۹ - ۱۲۹) - اسباق و رموز

- جادوں گروں کا اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور موسیٰ علیہ السلام کی حقانیت کا اعتراف ۔ جادو گروں کا مقابلے سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کے بیانیئے اور دعوت کا علم ہونا

پوری کائنات کی تدبیر، خداکے ہاتھ میں۔ وہ جب چاہے جیسے چاہے حالات کو بدل سکتا ہے چاہے دنیا بھر کے اسباب و ذرائع اور قوتیں اس تدبیر کے مخالفت میں سر گرم ہوں

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی مدد فرماتا ہے، اہل حق جب اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی نصرت و اعانت کے حق دار ٹھہرتے ہیں

- فرعون کا جادو گروں کی شکست اور موسیٰ علیہ السلام کی فتح کو ایک ڈھونگ اور ایک سازش قرار دینا ۔ مکذب اور متکبر انسان حق کی مخالفت میں اندھا ہو کر حق کے دیکھنے اور پہچاننے سے محروم رہتا ہے

استبدادی آمروں کا لوگوں کو گمراہ کرکے لوگوں کے جذبات کو اپنے حکومت کے تسلسل اور جواز کے لیے استعمال کرنا

- فرعون کا موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے جادو گروں کو دھمکی دینا کہ وہ ان سب کو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے بعد سولی پر چڑھا دیے گا ۔ موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر ایمان لانا، فرعون کی نظر میں سخت سزا کے لائق ایک بہت بڑی خیانت تھی۔ دلائل اور مجادلے میں شکست کے بعد یہ طرزِ عمل بودے پن کی دلیل

- جادو گروں کا ایمان لے آنے کے بعد کسی قسم کی دھمکیوں اور سزا کی پروانہ کرنا اور ایمان پہ ثابت قدم رہنا۔ یہ ایمان کے حیرت انگیز ثمرات میں سے، حقیقی ایمان انسانی کردار میں نا قابل یقین تغیر پیدا کرتا ہے، جس کے سامنے دنیاوی پیمانے بالکل ہیچ دکھائی دیتے ہیں

عنوانات - (آیات ۱۰۹ - ۱۲۹)

- فرعون اور موسیٰ (علیہ السلام)
- فرعون کا سیاسی نظام
- موسیٰ (علیہ السلام) پر جادو گری کی تہمت
- موسیٰ (علیہ السلام) کی تکذیب کے اسباب
- موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ مبارزہ کے اسباب
- وطن پرستی اور ان سے اثرات
- موسیٰ (علیہ السلام) کے معجزے کا مقابلہ
- موسیٰ (علیہ السلام) کے معجزے کی عظمت
- جادو گر اور باطل حکومتیں
- فرعون کے رذائل
- جادو گروں کی منفعت طلبی
- جادو کی تاثیر

عنوانات - (آیات ۱۰۹ - ۱۲۹)

- جادو کے فن اور جادو گروں کا باطل حکومتوں کی خدمت کرنا۔
- جادو کی ناپائیداری
- فرعون کے جادو گروں کے جادو کا بطلان
- فرعون کے جادو گروں کی تجدید نظر
- اظہار عبودیت
- اظہار عبودیت کے عوامل
- عبودیت کی علامات
- فرعون اور عقیدے کی آزادی
- فرعون کا استبداد اور استکبار
- جادوں گروں کی ایمان پر استقامت
- استقامت کے اسباب
- خدا کی طرف بازگشت (معاد پر ایمان کے اثرات)